

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

مہندر پرتاپ بنام کرشن پال اور دیگران

22 نومبر، 2002

[ایم۔ بی۔ شاہ اور ڈی۔ ایم۔ دھرما دھیکاری؛ جسٹسز]

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951:

دفعہ 83 اور 100- انتخابی عرضی اور اس کی تصدیق میں جھوٹے بیانات- انتخابی عرضی- اس بنیاد پر کہ ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے استدعا ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے غلط طور پر مسترد کر دی گئی- دوبارہ گنتی اور انتخابی عرضی کے لیے استدعا میں کیے گئے بیانات میں عدم مطابقت- ریٹرننگ آفیسر اس استدعا کی توثیق کرتا ہے کہ یہ حتمی نتائج کے اعلان کے بعد دائر کی گئی تھی- ان دعوؤں پر مشتمل انتخابی عرضی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ استدعا 23 ویں راؤنڈ کی گنتی کے دوران دائر کی گئی تھی- عدالت عالیہ کے ذریعے مسترد کی گئی انتخابی عرضی- فیصلہ کیا گیا کہ دوبارہ گنتی کے لیے بنیاد بنانے کے لیے، اگر انتخابی عرضی میں جان بوجھ کر غلط دعویٰ کیا گیا ہے اور مذکورہ دعویٰ کی باضابطہ تصدیق کی گئی ہے- جیسا کہ دفعہ 83 کے تحت فراہم کیا گیا ہے اس طرح کی انتخابی استدعا کو عدالت مسترد کر سکتی ہے- ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے انتخابی استدعاؤں میں بنیادی ثبوت کے اعلیٰ معیار کی ضرورت ہوتی ہے- عدالت صرف دفعہ 100 میں تجویز کردہ بنیادوں میں سے ایک کے سخت ثبوت پر انتخابی استدعا کی اجازت دیتی ہے- یہ تب ہی ہوتا ہے جب انتخابی استدعا گزار تلسی بخش ثبوت پیش کر کے عدالت کے سامنے مظاہرہ کرنے کے قابل ہوتا ہے کہ گنتی کے طریقہ کار میں سنگین خامی تھی جس نے انتخابات کے نتائج کو مادی طور پر متاثر کیا تھا کہ دوبارہ گنتی کی استدعا کی عام طور پر اجازت ہے- جہاں جھوٹے حقائق کی استدعا

کی جاتی ہے اور عدالت کو عوام کے انتخابی فیصلہ میں مداخلت کرنے کے لیے گمراہ کرنے کے لیے جھوٹے ثبوت پیش کیے جاتے ہیں، اس طرح کی بد عملی ہوتی ہے۔ اسے سنجیدگی سے دیکھا جائے اور عدالت کو اخراجات کے ساتھ کیس کو خارج کرنے، جھوٹی گواہی کے لیے مقدمہ چلانے یا توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے جیسی مناسب روک تھام کی کارروائی کرنی چاہیے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ریٹرننگ آفیسر کی توثیق کے باوجود کہ دوبارہ گنتی کے لیے استدعا نتائج کے اعلان کے بعد دائر کی گئی تھی، انتخابی استدعا گزار نے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ نتائج کے اعلان سے پہلے دائر کیا گیا تھا۔ استدعا گزار کا مقدمہ گمراہ کن حقائق پر مبنی ہے۔ پچیس ہزار روپے کی لاگت کے ساتھ مسٹر داپیل۔ انتخابی قواعد کا انعقاد، 1961- قواعد 56 اے اور 63۔

جیت موہندر سنگھ بنام ہرمیندر سنگھ جسی، [1999] 9 ایس سی سی 386؛ مہنت رام پرکاش داس بنام رمیش چندر اور دیگران، (1999) 9 ایس سی سی 420 اور جگت کشور پرساد نارائن سنگھ بنام راجندر کمار پودار اور دیگران، [1970] 2 ایس سی سی 411، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 551۔

2000 کے ای پی نمبر 6 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 19.11.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پی پی راؤ، جی بالاجی اور جی کے بنسل۔

جواب دہندگان کے لیے ایل نبھیشو راؤ، اے جے چودھری اور سنجے بنسل، ستپال جین، رندھیر ایس جین، ڈنگیندر سنگھ اور محترمہ سویتا سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا :

جسٹس دھرمادھیکاری۔ یہ 2000 کی انتخابی عرضی نمبر 6 میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 19.11.2001 کے فیصلے کے خلاف عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 116 اے [مختصر طور پر 'ایکٹ'] کے تحت اپیل ہے۔

اپیل کنندہ حلقہ نمبر 52، میوالا مہاراج پور کے لیے قانون ساز اسمبلی کی نشست پر 161 ووٹوں کے فرق سے الیکشن ہار گیا۔

اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر ووٹوں کی دوبارہ گنتی میں راحت کے لیے انتخابی درخواست دائر کی کہ مذکورہ انتخابات میں استعمال ہونے والی الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں پر ووٹوں کی گنتی میں سنگین بے ضابطگیاں ہوئیں۔

ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے مطالبے کے لیے جن بنیادی بنیادوں پر زور دیا گیا ہے وہ انتخابی قواعد 1961 کے ضابطے 63 اور 56 اے کی دفعات کی عدم تعمیل ہے۔ انتخابی عرضی میں پیش کردہ ریکارڈ سے اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ گنتی کے کچھ رزلٹ شیٹ میں گنتی سپروائزرز کے دستخط نہیں ہوتے اور ان میں سے کچھ میں صرف امیدواروں کے گنتی ایجنٹوں کے نام مذکور ہوتے ہیں لیکن ان کے دستخطوں کو جبکہ نہیں ملتی۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ چند رزلٹ شیٹس میں کٹنگز اور قلم زنی ہوتی ہیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش سینئر وکیل نے سختی سے دلیل دی کہ ووٹوں کی گنتی کے دوران ہونے والی ان تمام واضح غیر قانونی کارروائیوں نے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے ہدایات دینے کے لیے اپیل کنندہ کے حق میں ایک مضبوط مقدمہ بنا دیا ہے۔

انتخابی عرضی میں جن اہم نکات پر زور دیا گیا ہے اور اس اپیل میں استعمال کرنے سے پہلے جن پر زور دیا گیا ہے ان میں سے ایک گنتی کے آخری دور کی تکمیل کے فوراً بعد اور رولز کے رولز 63 کے مطابق فارم 20 میں رزلٹ شیٹ پر دستخط کرنے سے پہلے ریٹرننگ آفیسر کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے کیے گئے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کی درخواست کو مبینہ طور پر غلط طریقے سے مسترد کرنے سے متعلق ہے۔

ریٹرننگ آفیسر کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے درخواست جس پر ریٹرننگ آفیسر کی طرف سے مسترد کیے جانے کے حکم کے ساتھ منظور کیا گیا ہے جیسا کہ درخواست پر درج ہے، اس اپیل کے فیصلے کے لیے مکمل طور پر دوبارہ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے:-

”جناب،

ریٹرننگ آفیسر،

52، میوالا مہاراج پورا سبیلی حلقہ،

فرید آباد (ہریانہ)۔

ذیلی: دوبارہ گنتی کے لیے درخواست۔

جناب،

دستخط شدہ درخواست گزار مذکورہ گنتی سے مطمئن نہیں ہے جو جلد بازی میں کی گئی ہے۔ حصہ دوم کے بوتھ/ووٹنگ اسٹیشن کی تمام تفصیلات میں قلم زنی ہے۔

لہذا، آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ دوبارہ گنتی کروائیں اور مشینوں کے ذریعے دکھائی گئی غلطیوں کی دوبارہ تصدیق کرائی جاسکتی ہے۔ دوبارہ گنتی کی جاسکتی ہے کیونکہ آپ کی طرف سے بتایا گیا فرق صرف 161 ووٹوں کا ہے۔

یہ درخواست 52 میوالہ مہاراج پورا سبیلی حلقہ کے	درخواست
نتائج کے اعلان کے بعد کی گئی ہے، جب تصدیق	ایس ڈی/-انگریزی 25.2.2000
کے سرٹیفکیٹ پر گنتی ایجنٹوں، امیدواروں اور	وجے پرتاپ سنگھ
الیکشن ایجنٹوں کے دستخط ہوتے ہیں، اس لیے یہ	انتخابی ایجنٹ
درخواست بغیر کسی کارروائی کے اصل میں واپس	ایس۔ مہندر پرتاپ سنگھ
کی جارہی ہے۔	بی ایس پی کے امیدوار

ایس ڈی/-
ریٹائرمنٹ آفیسر،
52، میوالا مہاراج پور
اسمبلی حلقہ-کم-ذیلی
ڈویژنل آفیسر (سول)،
فرید آباد، 25.2.2000،
وقت 3:30 بجے

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کا استدلال ہے کہ ریٹرننگ آفیسر نے مسترد ہونے کے اپنے حکم میں غلط طور پر درج کیا ہے کہ ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے درخواست 25.2.2000 پر سہ پہر 3:30 بجے گنتی مکمل ہونے کے بعد کی گئی تھی۔

ہر راؤنڈ میں رزلٹ شیٹ میں درج کردہ اوقات سے ہمیں یہ دکھایا جاتا ہے کہ گنتی کے آخری راؤنڈ کی تکمیل کا ریکارڈ شدہ وقت سہ پہر 3.30 بجے ہے۔ اس طرح، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ ٹاہسہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست جو فارم 20 میں گنتی کے نتائج کے اعلان اور رزلٹ شیٹ پر دستخط کے درمیان کے وقفے میں ریٹرننگ آفیسر کے سامنے کی گئی تھی، اس حکم میں یہ کہہ کر غلط طور پر مسترد کر دی گئی کہ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست حتمی نتائج کے بعد کی گئی تھی اور امیدواروں کے گنتی ایجنٹوں اور انتخابی ایجنٹوں کے ذریعے "تصدیق کے سرٹیفکیٹ" پر دستخط کیے گئے تھے۔ ریٹرنس کورول 63 کے مندرجات اور ریٹرننگ آفیسر کی ہینڈ بک میں موجود ہدایات پر رکھا گیا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ قاعدہ اور ہدایات گنتی کے حتمی نتائج کے باضابطہ طور پر ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے اعلان کیے جانے کے بعد اور فارم 20 میں حتمی نتیجہ شیٹ پر دستخط کیے جانے سے پہلے دوبارہ گنتی کے لیے درخواست دائر کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔

اس طرح، انتخابی درخواست میں ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے مطالبے کی بنیاد یہ ہے کہ مناسب وقت پر درست بنیادوں پر کی گئی درخواست کو ریٹرننگ آفیسر نے من مانی طور پر مسترد کر دیا تھا۔

مدعا علیہ [واپس آنے والے امیدوار] کی جانب سے فاضل وکیل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جن حقائق کی استدعا کی گئی ہے، تصدیق کی گئی ہے اور جنہیں انتخابی درخواست میں اپیل گزار کے بیان میں حلف پر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ دوبارہ گنتی کے لیے اس کی درخواست کے مندرجات سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں جو بظاہر حتمی نتائج کے اعلان اور فارم 20 میں رزلٹ شیٹ پر دستخط کرنے کے درمیان کے وقفے میں قواعد کے مطابق 25.2.2000 پر ریٹرننگ آفیسر کے سامنے پیش نہیں کیے گئے۔

انتخابی عرضی کے پیرا گراف 17 میں کیے گئے دعووں پر مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے عدالت کی توجہ طلب کی ہے۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست اس وقت دی گئی تھی جب 23 ویں راؤنڈ کی گنتی جاری تھی، انتخابی عرضی میں مزید بتایا گیا ہے کہ ریٹرننگ آفیسر نے اپنی درخواست تقریباً 5 سے 6 منٹ تک برقرار رکھی اور اس کے بعد پولیس پارٹی گنتی مرکز میں داخل ہوئی اور گنتی کے ایجنٹوں کو زبردستی مرکز سے باہر نکال دیا۔ انتخابی عرضی میں استدعا کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:-

”جب 23 واں راؤنڈ چل رہا تھا، میں نے ایگزٹ اے 1 درخواست جمع کراتے ہوئے تحریری طور پر احتجاج درج کرایا۔ اس پر میرے دستخط ہیں اور میں اس پر اپنے دستخطوں کی شناخت کرتا ہوں، ریٹرننگ آفیسر نے میری درخواست تقریباً 5 / 7 منٹ تک رکھی اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ پولیس والے گنتی مرکز کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی لٹھیوں کا استعمال کیا اور ہمارے گنتی ایجنٹوں کو گنتی کے مرکز سے زبردستی نکال دیا۔ نتائج کے اعلان کے بعد، میں نے الیکشن کمیشن آف بھارت اور الیکشن کمشنر، ہریانہ، چندی گڑھ میں شکایت درج کرائی۔ میں نے تقریباً شام 5 بجے لگے پیغامات جاری کیے۔ میں نے نمائش A3 اور A4 دیکھی ہے۔ ان پر میرے دستخط ہیں۔ نمائش A99، A100 اور A101 وہ رسیدیں ہیں جو فیکس پیغامات کو تسلیم کرتی ہیں۔

انتخابی درخواست میں مذکورہ بالا دعووں کو ثابت کرنے کے لیے، انتخابی درخواست گزار نے خود کو پی ڈبلیو-1 کے طور پر جانچ لیا اور حلف پر درج ذیل بیان دیا:-

”حتمی نتیجہ پر کارروائی کی جارہی تھی اور ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے گنتی سپروائزرز کے تیار کردہ گنتی شیٹس کی بنیاد پر تیار کیا جا رہا تھا۔ بعض گنتی کی چادروں پر گنتی کے نگرانوں نے اپنے دستخط نہیں کیے۔ گنتی کے 10 ویں - 11 ویں راؤنڈ کے بعد میری برتری کافی کم ہونے لگی۔ اس کے بعد گنتی تیزی سے شروع ہوئی۔ جب 23 ویں راؤنڈ کی گنتی جاری تھی اور میری برتری تیزی سے کم ہو رہی تھی، میں نے اپنے انتخابی ایجنٹ کو دوبارہ گنتی کے لیے درخواست کا مسودہ تیار کرنے کا مشورہ دیا۔ شری وجے پرتاپ سنگھ میرے انتخابی ایجنٹ تھے۔ جب دوبارہ گنتی کے لیے ہماری استدعا قبول نہیں کی گئی تو ہم نے معاملہ ڈپٹی کمشنر کے نوٹس میں لایا، لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہم نے ہریانہ کے چیف الیکشن کمیشن کو ٹیلیگرام بھی دیے۔ اس کے بعد ہم نے چیف الیکشن کمیشن آف بھارت سے بھی شکایت کی۔ شری وجے پرتاپ سنگھ میرے بیٹے ہیں۔ میں اس کے دستخط کی شناخت کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔ میں نے ایکزی بیٹ اے 1 اپیلی کیشن دیکھی ہے۔ اس پر میرے دستخط ہیں۔ یہ ان کے ہاتھ کی تحریر میں بھی ہے۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے اور گنتی کے انتخابی ریکارڈ سے واضح ہے کہ گنتی 25 مراحل میں مکمل ہوئی تھی۔ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست کے مندرجات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گنتی کا آخری دور ختم ہونے کے بعد ہی کیا گیا تھا اور مدعا علیہ کو 161 ووٹوں کے فرق سے منتخب قرار دیا گیا تھا۔ اگر دوبارہ گنتی کی درخواست میں ایسی صورتحال نہ ہوتی تو اپیل کنندہ کے لیے یہ کہنا ممکن نہیں تھا کہ ووٹوں کا مارجن 161 تھا۔

انتخابی درخواست میں بیان کردہ حقائق میں مذکورہ بالا تضادات اور تضادات کو اجاگر کرتے ہوئے جو انتخابی درخواست گزار کے بیان میں بیان کیے گئے ہیں اور جیسا کہ ریٹرننگ آفیسر کو جمع کرائی گئی دوبارہ گنتی کی درخواست کے مندرجات میں پایا جاتا ہے، جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ انتخابی درخواست صرف جھوٹی درخواستوں اور انتخابی درخواست گزار کے شواہد کی بنیاد پر مسترد ہونے کا حقدار ہے۔ اس عدالت کے سامنے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا گیا تا کہ یہ دعا کی جاسکے کہ جھوٹی درخواستیں اور اہم ثبوت پیش کرنے کی درخواست کو یکسر مسترد کرنے کے علاوہ، انتخابی درخواست گزار کو عدالت کو گمراہ کرنے اور عدالتی عمل کو بگاڑنے کی کوشش کرنے پر توہین عدالت کا مجرم قرار دیا جائے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 83 کے تحت فراہم کردہ انتخابی عرضی کے مندرجات میں مادی حقائق کا ایک مختصر بیان ہونا چاہیے جس پر اپیل کنندہ انحصار کرتا ہے۔ استدعا کی تصدیق کے لیے اپیل کنندہ کے دستخط اور مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 میں طے شدہ طریقے سے تصدیق کرنا بھی ضروری ہے۔ اس تصدیق کو محض رسمی نہیں مانا جاسکتا۔ جگت کشور پر سادہ نارائن سنگھ بنام راجندر کمار پودارز اند دیگران، [1970] 2 ایس سی سی 411 میں، اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ کسی معاملے میں استدعا کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے زائد یہ انتخابی عرضی میں خاص طور پر اس وقت ہوتا ہے جب واپس آنے والے امیدوار پر بدعنوانیوں کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے خلاف الزام کیا ہے، تاکہ وہ اپنا دفاع تیار کر سکے۔

جیت مہندر سنگھ بنام ہرمیندر سنگھ جی، [1999] 9 ایس سی سی 386 میں، اس عدالت نے انتخابی فقہ کے میدان میں طے شدہ قانونی اصول کا حوالہ دیا جس کے تحت۔ (پیرا 40)

”(1) انتخابات میں جیتنے والے امیدوار کی کامیابی میں ہلکے سے مداخلت نہیں کی جانی چاہیے۔ اس طرح کی مداخلت کی درخواست کرنے والی کسی بھی درخواست کو قانون کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگرچہ انتخابی عمل کی پاکیزگی کا تحفظ کرنا پڑتا ہے اور عدالت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے چوکس رہے گی کہ لوگ قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزیوں یا بدعنوان طریقوں سے منتخب نہ ہوں، لیکن انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے سنگین نتائج نہ صرف واپس آنے والے امیدوار اور حلقے کے لیے ہوتے ہیں بلکہ بڑے پیمانے پر عوام کے لیے بھی ہوتے ہیں کیونکہ دوبارہ انتخاب میں عوامی فنڈز اور انتظامیہ پر بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے۔ جگن ناتھ بنام جونت سنگھ، [1954] ایس سی آر 892 اور گجان کرشاجی باپٹ بنام دتاجی رگھوباجی میگلے [1995] 5 ایس سی سی 347۔“

دوبارہ گنتی کی منظوری دینے کی بنیاد بنانے کے لیے، اگر کسی انتخابی درخواست میں جان بوجھ کر غلط دعویٰ کیا جاتا ہے اور مذکورہ دعویٰ قانون کی دفعہ 83 کے تحت فراہم کردہ درست ہونے کی تصدیق کی جاتی ہے تو ایسی انتخابی درخواست عدالت کے ذریعے مسترد کی جاسکتی ہے۔ مہنت رام پرکاش داس بنام رمیش چندر اور دیگران، [1999] 9 ایس سی سی 420 میں گنتی میں بے ضابطگی دلیل پر غور کرتے ہوئے عدالت

نے اس طرح فیصلہ دیا:-

”13۔ ایک امیدوار یا اس کے ایجنٹ کو دو مراحل میں دوبارہ گنتی کا مطالبہ کرنے کا موقع ملتا ہے: پہلا، انتخابات کے نتائج کے اعلان سے پہلے، اور دوسرا، عدالت عالیہ کے سامنے انتخابی درخواست کے ذریعے۔ ضابطہ 63(1) کے تحت ہر امیدوار کے ذریعے حاصل کردہ ووٹوں کے اعلان کے فوراً بعد انتخابی قواعد کے ضابطہ 63(2) کے تحت درخواست دی جانی ہے، لیکن قاعدہ 64 کے تحت امیدوار کے منتخب ہونے کے اعلان کے بعد ایسی درخواست نہیں دی جا سکتی۔ اگر کوئی درخواست قاعدہ 63(2) کے تحت کی جاتی ہے تو ریٹرننگ آفیسر درخواست کو مکمل یا جزوی طور پر اجازت دے کر معاملے کا فیصلہ کرے گا یا اسے مکمل طور پر مسترد کر سکتا ہے، اگر اسے یہ فضول یا غیر معقول معلوم ہوتا ہے۔ فیصلہ تحریری طور پر ہوگا جس کی وجوہات ہوں گی۔ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست میں درست عین مطابق بنیادیں ہونی چاہئیں جن پر دوبارہ گنتی کے لیے کہا جاتا ہے۔ جب قواعد کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کو نتیجہ کے اعلان سے پہلے گنتی کے عمل کو دیکھنے کا کافی موقع فراہم کرتے ہیں اور اگر کسی بیلٹ پیپر کی صداقت کے بارے میں کوئی اعتراض اٹھایا جاتا ہے اور اگر اس طرح کے اعتراض کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا جاتا ہے تو یہ ایک بنیاد فراہم کرے گا۔ انتخابی عرضی میں دوبارہ گنتی کے لیے ووٹ کی رازداری برقرار رکھنی ہوگی اور دوبارہ گنتی کے مطالبے کو عام طور پر اس وقت تک منظور نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ انتخابی درخواست گزار اس قدر گنتی میں غلطی کے حوالے سے پہلی نظر میں مقدمہ نہ بنائے کہ واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کا نتیجہ متاثر ہو۔ فتح کے مارجن کا چھوٹا ہونا خود ہی دوبارہ گنتی کے لیے کافی بنیاد نہیں ہو سکتا۔ تاہم، اگر پہلی نظر میں گنتی میں غلطی کا معاملہ سامنے آتا ہے، تو ایک چھوٹا سا فرق جس سے واپس آنے والا امیدوار انتخابات میں کامیاب ہوا، اہمیت اختیار کرتا ہے، جس سے دوبارہ گنتی کی دعوت دی جاتی ہے۔“

اس اپیل میں یہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست فارم 20 میں گنتی کے نتائج کے اعلان اور رزلٹ شیٹ پر دستخط کے درمیان جائز وقفے میں کی گئی تھی۔ اپیل میں اٹھائی گئی یہ عرضی اپیل گزار کی اپنی استدعاؤں اور شواہد کے منافی ہے اور اس طرح واضح طور پر بعد میں سوچی گئی ہے۔ اس

طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار کا مقدمہ گمراہ کن حقائق پر مبنی ہے۔ کم از کم ہم اس کی اپیل کو مسترد کر سکتے ہیں اور اس کی انتخابی درخواست کو مسترد کرنے والے عدالت عالیہ کے حکم کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بیان کردہ طے شدہ مقدمات سے دیکھا گیا ہے، ووٹوں کی دوبارہ گنتی کے لیے استدعا کے ساتھ دائر کی جانے والی انتخابی استدعاؤں میں، عدالت نے ہمیشہ اعلیٰ معیار کے ثبوت پر اصرار کیا ہے جو عدالت کو ووٹوں کی دوبارہ گنتی کی ہدایت کرنے اور انتخابی نتائج کی دوبارہ جانچ کرنے پر مجبور کرے گا۔ انتخابی استدعا گزار کے تسلی بخش ثبوت پیش کر کے عدالت کے سامنے مظاہرہ کرنے کے قابل ہونے کے بعد ہی گنتی کے طریقہ کار میں سنگین خامی تھی جس نے انتخابات کے نتائج کو مادی طور پر متاثر کیا تھا کہ عام طور پر دوبارہ گنتی کی استدعا کی اجازت دی جاتی ہے۔

انتخابی قانون کی ایسی حالت میں، عدالت قانونی طور پر توقع کرتی ہے کہ فریقین سچے حقائق پر حقیقی شکایات کے ساتھ اس سے رجوع کریں۔ جہاں جھوٹے حقائق کی استدعا کی جاتی ہے اور عوام کے انتخابات کے فیصلہ میں مداخلت کرنے کے لیے عدالت کو گمراہ کرنے کے لیے جھوٹے شواہد پیش کیے جاتے ہیں، وہاں انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتوں کی بد عملی کو سنجیدگی سے دیکھنا پڑتا ہے۔ عدالت صرف ایکٹ کے دفعہ 100 میں تجویز کردہ بنیادوں میں سے کسی ایک کے سخت ثبوت پر انتخابی درخواست کی اجازت دیتی ہے۔ اگر انتخابی درخواستوں میں شامل فریقوں کو عدالت کو ہلکے سے لینے کی اجازت دی جاتی ہے حالانکہ ان کی طرف سے عدالت کو گمراہ کرنے کے لیے جھوٹی درخواستوں اور شواہد کے ذریعے مہارت سے کوششیں کی جاتی ہیں، تو ہوشیار جماعتیں پورے عدالتی عمل کا اپنے فائدے کے لیے اور انتخابی نتائج میں انتہائی دلچسپی رکھنے والے رائے دہندگان کے مفاد کو نقصان پہنچانے کے لیے غلط استعمال کریں گی۔

یہ وہ معاملہ ہے جس میں ریٹرننگ آفیسر کی طرف سے توثیق کے باوجود کہ دوبارہ گنتی کے لیے درخواست نتائج کے اعلان کے بعد دائر کی گئی تھی، انتخابی درخواست گزار نے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ نتائج کے اعلان سے پہلے دائر کی گئی تھی۔

انتخابی عرضی میں، اگر فریقین نے اپنی استدعا، حلف نامے یا بیانات میں غلط بیانات دیے ہیں اور اس طرح ان کی طرف سے عدالت کو گمراہ کرنے کا ارادہ ہے، تو عدالت کے ذریعے ان کے مقدمات کو اخراجات کے ساتھ خارج کرنے، جھوٹی گواہی کے لیے قانونی چارہ جوئی یا توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے جیسی مناسب روک تھام کی کارروائی کی جانی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ عدالتی عمل آلودہ ہوتا رہے گا اور نا اہل فریقین کے ذریعے اس کا غلط استعمال ہوتا رہے گا جن کے پاس عدالتی فورمز سے مدد طلب کرنے کے لیے کوئی حقیقی شکایت یا شق نہیں ہے۔ اس طرح کے جھوٹے مقدمات نہ صرف عدالت کے کام کے بوجھ میں حصہ ڈالتے ہیں اور اس کا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں بلکہ حقیقی مدعیوں کے طریقوں میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں جنہیں انصاف کے حصول کے لیے مخلصانہ طور پر عدالت کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا مشاہدے کے ساتھ، ہم اس اپیل کو مسترد کرتے ہیں اور اپیل کنندہ پر پچیس ہزار روپے کی لاگت عائد کرتے ہیں۔ جمع کی گئی لاگت میں سے بیس ہزار روپے کی رقم عدالت عظمیٰ لیگل ایڈکٹیو کواد کی حسانی چاہیے اور باقی پانچ ہزار روپے مدعا علیہ نمبر 1 واپس آنے والے امیدوار کو ادا کیے جانے چاہئیں۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔